اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
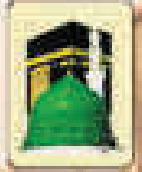
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الْاُخرٰی 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

کراُس کے سینے پرسوار ہوئے۔اُس نے کہا:''میری بی بی کے لیےکون ہوگا؟''فرمایا:''نار(یعنی آگ)''اوراُس کا گلا کاٹ دیا۔سرکاری اونٹ اورتمام غنیمتیں اوروہ اَسباب کہ جا بجا کفارپھینکتے اورسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستے میں جمع فرماتے گئے تھے،سب لاکرحاضرِ بارگاہِ انور(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم)کیا۔

وَجد کا شرعی حکم

عرض : مجلسِ سماع میں اگرمزامیرنہ ہوں (اور)''سماع جائز''ہوتو وجدوالوں کارقص جائزہے یانہیں؟

ارشاد : اگروجدصادِق (یعنی سچا) ہےاورحال غالب اورعقل مستور(یعنی زائل)اوراِس عالَم سے دُورتواُس پرتوقلم ہی جاری نہیں ع

که سلطان نگیرد خراج از خراب

(یعنی بادشاہ تباہ حال لوگوں سےخراج نہیں لیتا۔ت۔)

اوراگربہ تکلُّف وجدکرتاہےتو''تَثَنِّی اور تَکَسُّر''یعنی لچکےتوڑے کےساتھ حرام ہےاوربغیراِس کےاگرریاواِظہارکے لیےہےتوجہنم کامستحق ہے۔اوراگرصادِقین کےساتھ تَشَبُّہ بہ نیتِ خالصہ مقصودہےکہ بنتے بنتے بھی حقیقت بن جاتی ہےتو حَسَن ومحمودہے۔نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جوکسی قوم سےمشابہت اختیارکرےوہ اُنہیں میں سےہے۔ت

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، الحديث ٤٠٣١، ج٤، ص٦٢)

اِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مِنْهُمْ فَتَشَبَّهُوْا اِنَّ التَّشَبُّهَ بِالْكِرَامِ فَلَاحٌ

(اگرتم صادِقین میں سےنہ ہوتوان کی مشابہت ہی اختیارکرلوکیونکہ اچھوں کی مشابہت میں کامیابی ہے۔ت)

تنہائی میں بھی رِیاکاری ممکن ہے؟

عرض : اگرکوئی تنہاخشوع کےلیےنمازپڑھےاورعادت ڈالےتاکہ سب کےسامنےبھی خشوع ہوتویہ ریاہےیاکیا؟

ارشاد : یہ بھی ریاہےکہ دل میں نیت غیرِ خداہے۔

تم سب ٹھیک راستے پر ہو

یہاں ایک حدیث ''وہابی کُش'' بیان کرتا ہوں کہ اس مسئلہ سے متعلق ہے، (سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی) عادتِ کریمہ تھی کہ کبھی شب میں اپنے اصحابِ کرام کا تَفَقُّدِ اَحوال (یعنی معاینہ) فرماتے مثلاً ایک شب نمازِ تہجد میں صدیقِ اکبر پر گزر فرمایا، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ بہت آہستہ پڑھ رہے ہیں۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے، ملاحظہ فرمایا کہ بہت بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے، انہیں دیکھا کہ جا بجا سے متفرق آیتیں پڑھ رہے ہیں۔ صبح ہر ایک سے اس کے طریقے کا سبب دریافت فرمایا۔ صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کی: ''یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ'' میں جس سے مُنَاجات کرتا ہُوں اسے سُنا لیتا ہُوں یعنی اوروں سے کیا کام کہ آواز بلند کروں۔ فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ'' میں سوتوں کو جگاتا اور شیطان کو بھگاتا ہوں یعنی جہاں تک آواز پہنچے گی بھاگے گا اور تہجد والوں میں جس کی آنکھ نہ کھلی ہو، وہ جاگ کر پڑھے گا، اس لیے اِس قدر زور سے پڑھتا ہوں۔ حضرت بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کی: ''یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کَلَامٌ طَیِّبٌ یَجْمَعُ اللّٰہُ بَعْضَہٗ اِلٰی بَعْضٍ'' **پاکیزہ کلام ہے کہ اللہ اس کے بعض کو بعض سے ملاتا ہے**، اِس کا **مطلب** فقیر کی سمجھ میں یہ ہے گویا عرض کرتے ہیں کہ قرآنِ عظیم ایک لہلہاتا باغ ہے جس میں رنگ رنگ کے پھول، قِسم قِسم کے میوے دُرِّ مَنثور (یعنی بکھرے موتیوں) کی طرح متفرق پھیلے ہوئے، کہیں حمد ہے، کہیں ثنا، کہیں ذکر، کہیں دُعا، کہیں خوف، کہیں رَجا (یعنی امید)، کہیں نعتِ حبیبِ خدا (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) وغیرہا مطالب جدا جدا۔ جانبِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) سے جس وقت جس طرح کی تجلّی وارِد ہوتی ہے اُسی کے مناسب آیات متفرق مقامات سے جمع کر کے پڑھتا ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کُلُّکُمْ قَدْ اَصَابَ تم سب ٹھیک پر ہو مگر اے صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم قدرے آواز بلند کرو، اور اے فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم قدرے پست، اور اے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم سورت ختم کر کے دوسری سورت کی طرف چلو۔ (ملخصاً، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب رفع الصوت، الحدیث ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰، ج۲، ص ۵۵)

مسلمانان عالم پر سب سے اعلیٰ ترین اسلامی دستور العمل

یعنی

حصہ دوم ملفوظات حضور پرنور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمیٰ بنام تاریخی

الملفوظ

۱۳۳۸ھ

مؤلفہ ومرتبہ

فاضل نوجوان عالی جناب مولٰنا مولوی محمد مصطفٰے رضا خانصاحب قادری نوری سلمہ

جو باہتمام

مولوی محمد حسنین رضا خانصاحب

حسنی پریس بریلی محلہ سوداگران میں طبع ہوا

کفار پھینکتے اور سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستے میں جمع فرماتے گئے تھے سب لا کر حاضر بارگاہ انور کیا۔

عرض۔ مجلس سماع میں اگر مزامیر نہوں سماع جائز ہو تو وجد والوں کا رقص جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر وجد صادق ہے اور حال غالب اور عقل مستور اور اس عالم سے دور تو اس پر تو قلم ہی جاری نہیں ع کہ سلطان نگیرد خراج از خراب۔ اور اگر بہ تکلف وجد کرتا ہے تو تثنی اور تکسّر یعنی لچکے توڑے کے ساتھ حرام ہے اور بغیر اس کے اگر ریا و اظہار کے لیے ہے تو جہنم کا مستحق ہے اور اگر صادقین کے ساتھ تشبہ بہ نیت خالصہ مقصود ہے کہ بنتے بنتے بھی حقیقت بن جاتی ہے تو حسن و محمود ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تشبہ بقوم فھو منھم جو کسی قوم کا مشابہ بنے وہ انھیں میں سے ہے

ان لم تکونوا منھم فتشبھوا   ان التشبہ بالکرام فلاح

عرض۔ اگر کوئی تنہا خشوع کے لیے نماز پڑھے اور عادت ڈالے تاکہ سب کے سامنے بھی خشوع ہو تو یہ ریا ہے یا کیا

ارشاد۔ یہ بھی ریا ہے کہ دل میں نیت غیر خدا ہے یہاں میں ایک حدیث وہابی کُش بیان کرتا ہوں کہ اس مسئلہ سے متعلق ہے عادت کریمہ تھی کہ کبھی شب میں اپنے اصحاب کرام کا تفقد احوال فرماتے مثلاً ایک شب نماز تہجد میں صدیق اکبر پر گزر فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ بہت آہستہ پڑھ رہے ہیں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ بہت بلند آواز سے پڑھتے ہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے انھیں دیکھا کہ جابجا سے متفرق آیتیں پڑھ رہے ہیں صبح ہر ایک سے اس کے طریقے کا سبب دریافت فرمایا صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ اسمعت من اناجیہ میں جس سے مناجات کرتا ہوں اسے سنا لیتا ہوں یعنی اور وہ

کیا کام کہ آواز بلند کروں فاروق نے عرض کی یارسول اللہ اطرد الشیطان واوقظ الوسنان میں شیطان کو بھگاتا اور سوتوں کو جگاتا ہوں یعنی جہاں تک آواز پہنچے گی بھاگے گا اور تہجد والوں میں جس کی آنکھ نہ کھلی ہو وہ جاگ کر پڑھیگا اس لیے اس قدر زور سے پڑھتا ہوں حضرت بلال نے عرض کی یارسول اللہ کلام طیب یجمع اللہ بعضہ مع بعض پاکیزہ کلام ہے کہ اللہ اُس کے بعض کو بعض سے ملاتا ہے اس کا مطلب فقیر کی سمجھ میں یہ ہے گویا عرض کرتے ہیں کہ قرآن عظیم ایک لہلہاتا باغ ہے جس میں رنگ رنگ کے پھول قسم قسم کے میوے درمنثور کی طرح متفرق پھیلے ہوئے کہیں حمد ہے کہیں ثنا کہیں ذکر کہیں دعا کہیں خوف کہیں رجا کہیں نعت حبیب خدا وغیرہا مطالب جدا جدا جانب الٰہی سے جس وقت جس طرح کی تجلی وارد ہوتی ہے اُسی کے مناسب آیات متفرق مقامات سے جمع کرکے پڑھتا ہوں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کلکم مصیب اصاب تم سب ٹھیک پر ہو مگر اے صدیق تم قدرے آواز بلند کرو اور اے فاروق تم قدرے پست اور اے بلال تم سورت ختم کرکے دوسری سورۃ کی طرف چلو اسی طرح ایک شب تہجد میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑھنا سُنا اُن کی آواز نہایت دلکش اُن کا لہجہ کمال دلکشا تھا ارشاد ہوا انھیں داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کے الحانوں سے ایک الحان ملا ہے صبح ان کے پڑھنے کی تعریف فرمائی انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ حضور سن رہے ہیں تو اور زیادہ بنا کر پڑھتا میں کہتا ہوں یہ جگہ ہے کہ وہابیت کا زہرا شق ہوجائے ریا حرام ہے بلکہ اُسے شرک فرمایا ؎

اگر روئے طاعت تراد رخدا است   اگرچہ بُلیت نہ بیند روا است

اور ریا نہیں مگر غیر خدا کے لیے تصنع یہاں یہ صحابی خود حضور میں عرض کر رہے ہیں کہ میں حضور کے لیے اور زیادہ بنا کر پڑھتا اور حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکار نہیں فرماتے تو ثابت ہوا کہ حضور کے لیے بنانا غیر خدا کے لیے بنانا نہیں خدا ہی کے لیے ہے